# آؤ کچھوے لائیں

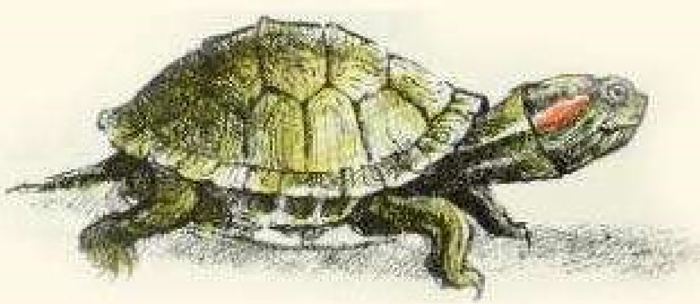
مصنفہ : ملیسنٹ سیلسام
تصاویر : آرنلڈ لوبیل
اردو : محمد نسیم

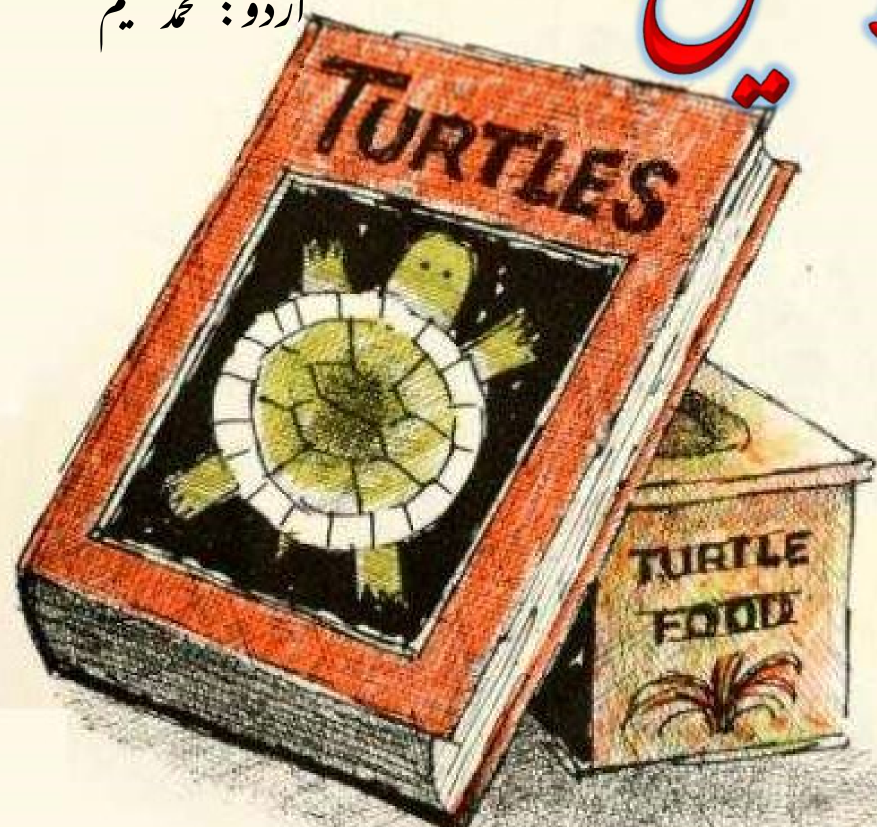


# آؤ کچھوے لائیں

مصنفہ : ملیسنٹ سیلسام
تصاویر : آرنلڈ لوبیل

اردو : محمد نسیم

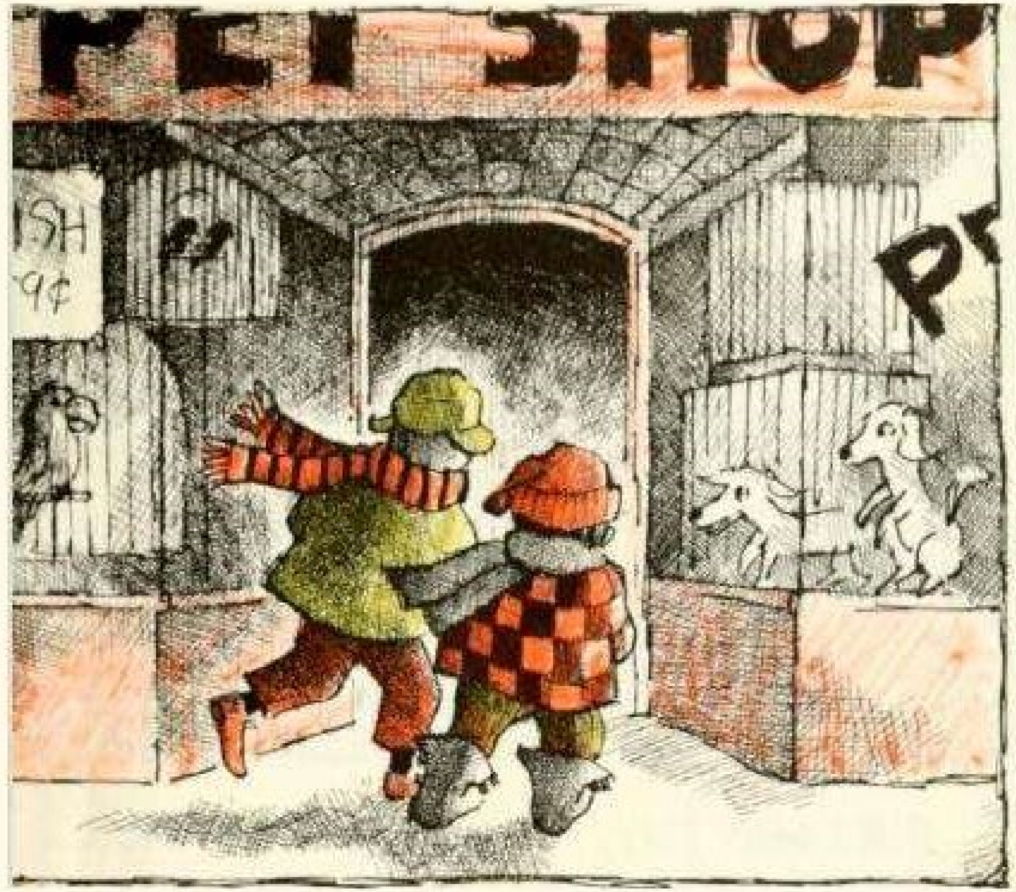






بلی اور جیری پیدل گھر جا رہے تھے۔ جیری نے پوچھا،
"ہم کچھوؤں کو کہاں رکھیں گے؟"
جیری نے کہا، "کچھوا کوئی پالتو جانور نہیں ہوتا۔"
بلی نے کہا، "نہیں، یہ ہوتا ہے۔"
جیری نے کہا، "نہیں، یہ نہیں ہوتا۔ مجھے ایسا پالتو جانور
چاہیے جو میرے گھر آنے پر اپنی دُم ہلائے۔"
بلی نے کہا، "میری امی مجھے کتا رکھنے کی اجازت
نہیں دیں گی۔"
جیری نے کہا، "تو پھر کیا ہوا؟ میرا خیال ہے
میری امی دے دیں گی۔"
بلی نے پوچھا، "دیکھو جیری، کیا ہم دوست ہیں؟"
جیری نے کہا، "ہاں۔"

بیلی نے کہا، "اچھا، تو پھر ہم ایک جیسے پالتو جانور لاتے ہیں۔
آؤ کچھوے لاتے ہیں۔ "
جیری نے پوچھا، "کچھوے ہی کیوں؟ "
بیلی نے کہا، "اچھا، وہ بھونکتے تو نہیں ہیں۔ "
جیری نے کہا، "نہیں، لیکن وہ اپنی دُم بھی نہیں ہلاتے۔ "
بیلی نے کچھ سوچا۔ پھر اس نے کہا، "کچھوے زیادہ جگہ
نہیں لیتے اور ان پر کتے جتنا خرچ بھی نہیں آتا۔ "
جیری نے کہا، "نہیں، لیکن مچھلیاں بھی زیادہ جگہ نہیں
لیتیں اور ان پر بھی زیادہ خرچ نہیں آتا۔ "




بیلی نے کہا، "لیکن میرے پاس پہلے ہی ایک سنہری مچھلی
(goldfish) تھی۔ آؤ پالتو جانوروں کی دکان پر چل کر
کچھوے دیکھتے ہیں۔ "
جیری نے کہا، "اوہ، چلو ٹھیک ہے۔ "




بلی اور جیری پالتو جانوروں کی دکان پر گئے۔ انہوں نے کچھوے ڈھونڈ لیے۔ چھوٹے چھوٹے ہرے رنگ کے کچھوے ٹینک کے اندر ایک بڑے پتھر پر چڑھ رہے تھے اور اتر رہے تھے۔

بلی نے پوچھا، "یہ کس قسم کے کچھوے ہیں؟"

دکان دار نے کہا، "ریڈ-ایئرز (سرخ کانوں والے)۔"

"سر کے دونوں طرف سرخ نشان دیکھو؟"

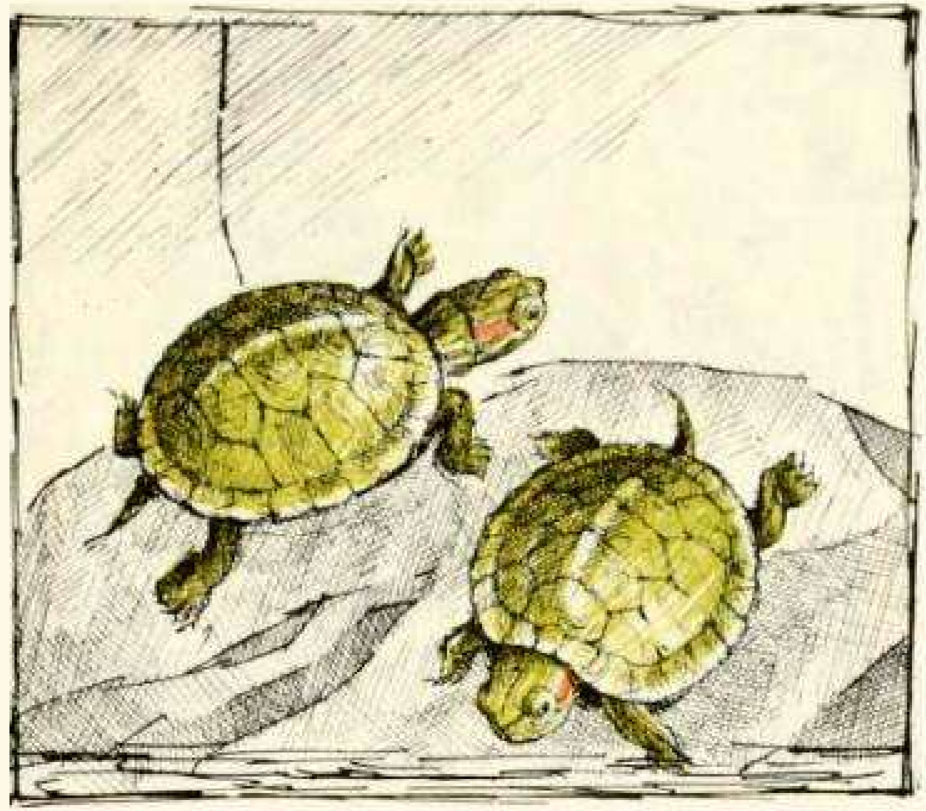
جیری نے پوچھا، "یہ کتنے کے ہیں؟"

دکان دار نے کہا، "پچاس سینٹ کا ایک۔"

بلی نے کہا، "ہم واپس آئیں گے۔ ہمارے لیے کچھ کچھوے بچا کر رکھنا۔"

بیلی اور جیری پیدل گھر جا رہے تھے۔ جیری نے پوچھا،
"ہم کچھوؤں کو کہاں رکھیں گے؟"
بیلی نے کہا، "میں اپنا پرانا مچھلیوں والا ٹینک
استعمال کر سکتا ہوں۔"
جیری نے کہا، "مجھے کچھ خریدنا پڑے گا۔"
اگلے دن بیلی اور جیری دوبارہ پالتو جانوروں
کی دکان پر گئے۔
بیلی نے دو کچھوے خریدے۔
جیری نے دو کچھوے اور ایک کچھوؤں والا کٹورا خریدا۔





جیری نے اپنے کچھوے والے کٹورے میں پانی اور ایک پتھر رکھا۔

بیلی نے پوچھا، "اب ہم کیا کریں؟"

"ہمیں دکان دار سے پوچھنا چاہیے تھا"۔

جیری نے کہا، "اچھا، چلو واپس چلتے ہیں۔"

وہ بیلی کے گھر گئے۔

بیلی نے مچھلیوں والا ٹینک نکالا۔

اس نے اس میں ایک انچ پانی ڈالا۔

اس نے درمیان میں ایک بڑا پتھر رکھ دیا۔

اس کی امی نے پوچھا، "یہ پتھر کس لیے ہے؟"

بیلی نے کہا، "تاکہ کچھوے خشک ہو سکیں، میرا خیال ہے۔"

اس کی امی نے پوچھا، "تم نے ٹینک میں پانی ڈالا ہی کیوں ہے؟"

بیلی نے کہا، "مجھے نہیں معلوم۔
لیکن پالتو جانوروں کی دکان پر ٹینک میں پانی




بلی اور جیری دوبارہ پالتو جانوروں کی دکان پر گئے۔
بلی نے پوچھا، "ہم کچھوؤں کی دیکھ بھال کیسے کریں؟"
دکان دار نے کہا، "میں کچھوؤں کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن یہ ان کے بارے میں ایک کتاب ہے۔"

بلی نے پوچھا، "کتنے کی ہے؟"
دکان دار نے کہا، "پینتیس (35) سینٹ کی"۔
بلی نے کہا، "میں ایک لے لوں گا۔"
دکان دار نے کہا، "اور میرے پاس کچھوؤں کی خوراک بھی ہے۔"
بلی نے پوچھا، "کتنے کی ہے؟"
دکان دار نے کہا، "پچیس (25) سینٹ کی"۔
بلی نے کہا، "میں ایک ڈبہ لے لوں گا۔"
جیری نے کہا، "میں بھی۔"
دکان دار نے کہا، "انہیں کھانا دینے سے پہلے چند دن انتظار کرنا۔ انہیں نئے ٹینک کا عادی ہونے دو۔ اور ہر چند دن بعد پانی تبدیل کرنا۔"

جیری نے آگے پڑھا۔

سرخ کانوں والے کچھوے کیڑے، گوشت، جھینگے، مچھلی، پھل اور سبزیاں کھاتے ہیں۔

بلی نے پوچھا، "ڈبے والی اس کچھوے کی خوراک کے بارے میں کیا لکھا ہے؟"

جیری نے کہا، "یہاں اس کے بارے میں کچھ نہیں ہے۔"

بلی نے کہا، "خیر، وہ اسے کچھوے کی خوراک کہتے ہیں۔ تو کچھوے اسے ضرور کھاتے ہوں گے۔"

جیری نے کہا، "ہم اسے آزما سکتے ہیں۔"



بلی اور جیری بلی کے گھر گئے۔

جیری نے کہا، "مجھے کتاب دو۔"

بلی نے کہا، "خوراک کے بارے میں پڑھو۔"

جیری نے کہا، "ٹھیک ہے، یہ رہا۔"

کچھوے کیا کھاتے ہیں

کچھ کچھوے چھوٹے جانور کھاتے ہیں۔

کچھ کچھوے جانور اور پودے کھاتے ہیں۔

کچھ کچھوے صرف پودے کھاتے ہیں۔

بلی نے پوچھا، "ریڈ-ایئرز (سرخ کانوں والے کچھوؤں) کے بارے میں کیا لکھا ہے؟"

جیری نے کتاب میں دیکھا۔

"ریڈ-ایئرز، ریڈ-ایئرز... یہ رہا۔ سرخ کانوں والے کچھوؤں کے لیے پانی کے اندر کھانا ضروری ہے۔"

بلی نے کہا، "اسی لیے انہیں ٹینک میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔"

جب بیلی کے والد گھر آئے، تو بیلی نے انہیں کچھوے دکھائے۔

اس کے والد نے کہا، "واہ، کچھوے! جب میں لڑکا تھا تو میرے پاس بھی کچھوے ہوا کرتے تھے۔"

بیلی نے پوچھا، "کیا آپ جانتے ہیں کہ ان کی دیکھ بھال کیسے کرنی ہے؟"

اس کے والد نے کہا، "میں چند باتیں جانتا ہوں۔ ان میں سے زیادہ تر پالتو کچھوے جنوب کے گرم علاقوں سے آتے ہیں۔ ٹینک کا پانی گرم ہونا چاہیے۔ کچھوے کا خون اتنا ہی گرم یا ٹھنڈا ہو جاتا ہے جتنا وہ پانی جس میں وہ رہتا ہے۔"



بیلی نے پوچھا، "جب میں پانی میں جاتا ہوں، تو کیا میرا خون بھی پانی جتنا ٹھنڈا ہو جاتا ہے؟"

اس کے والد نے کہا، "آزما کر دیکھو۔ جب تم غسل کرو تو آزما کر دیکھنا۔"

بیلی نے کہا، "میں ابھی غسل کروں گا۔"

اس کے والد دو تھرمامیٹر لے کر آئے۔

"اب یہ تھرمامیٹر اپنے منہ میں رکھو۔"

بیلی نے کہا، "یہ وہ والا ہے جو امی یہ دیکھنے کے لیے استعمال کرتی ہیں کہ مجھے بخار ہے یا نہیں۔"

اس نے تھرمامیٹر اپنے منہ میں رکھ لیا۔

اس کے والد نے کہا، "چند منٹ کے لیے خاموش رہو۔"

تین منٹ بعد بیلی کے والد نے تھرمامیٹر پڑھا۔

انہوں نے لمبا تھرمامیٹر پانی میں ڈالا۔

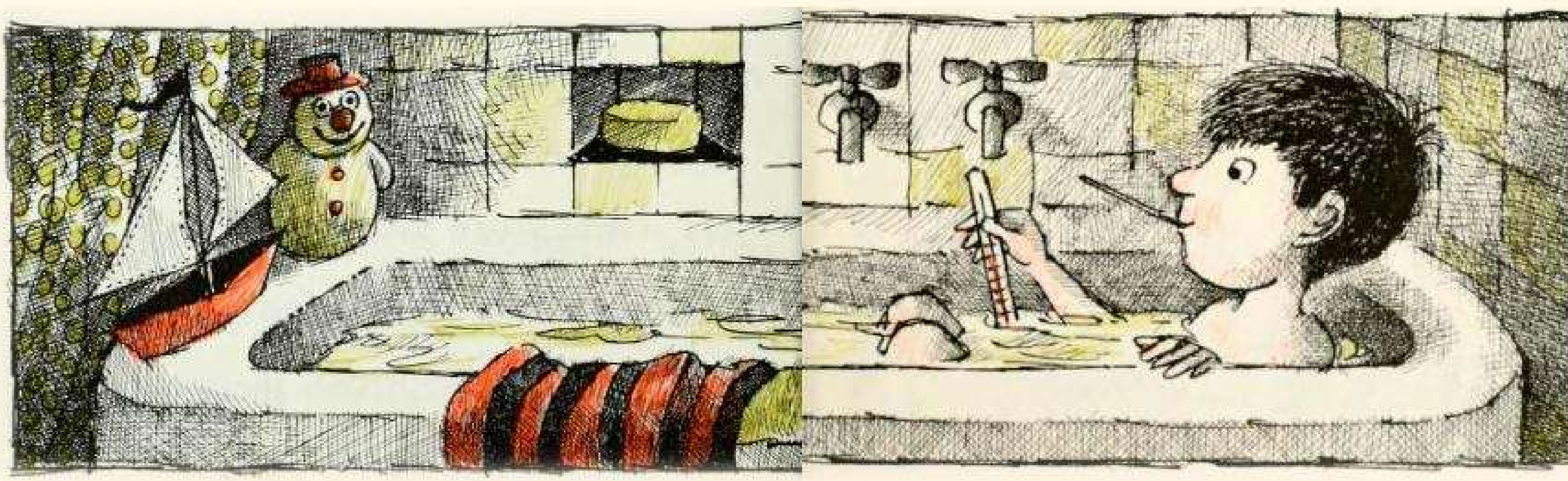
انہوں نے بیلی سے پوچھا، "یہ کتنا ٹھنڈا ہے؟"

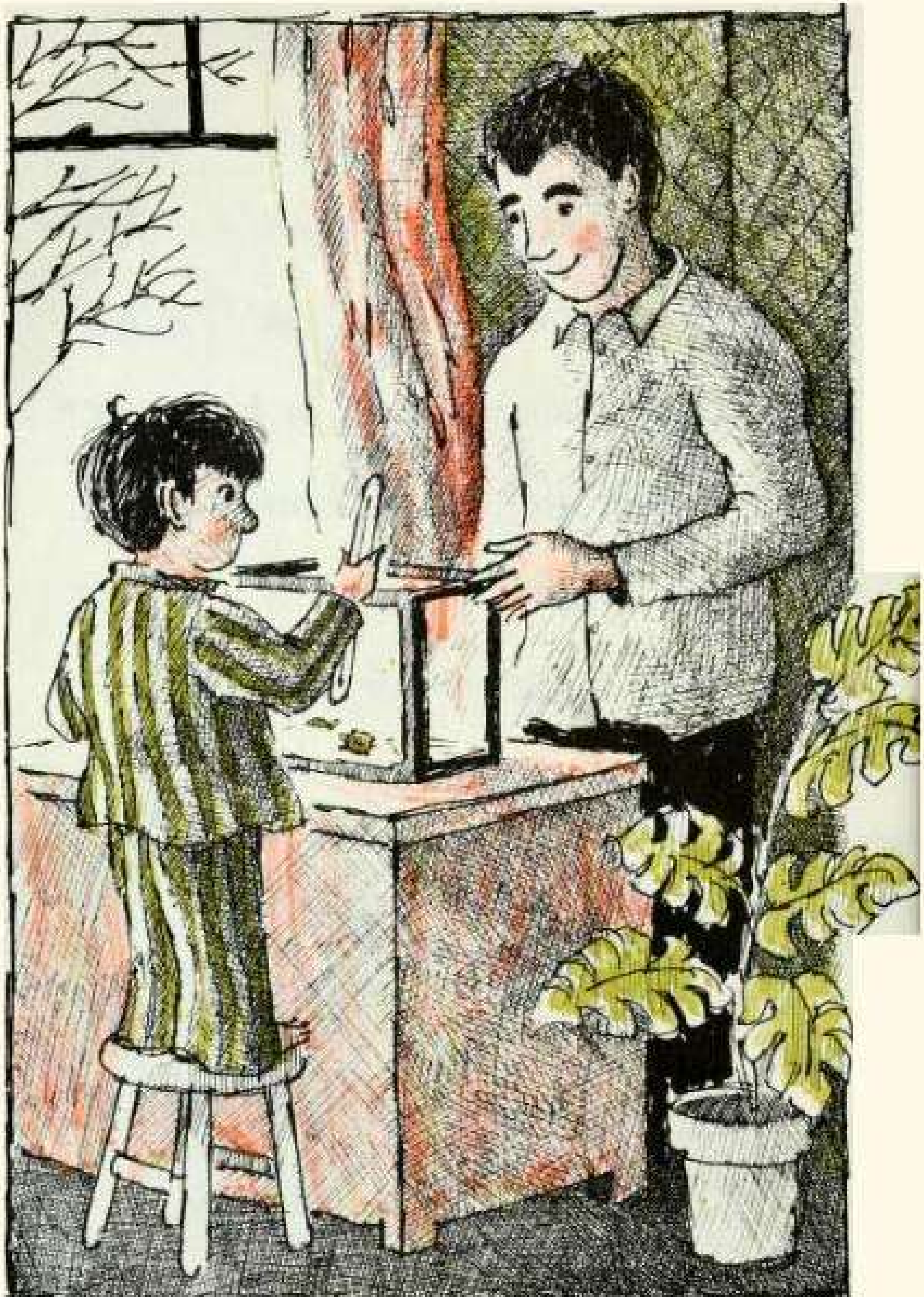
بیلی نے کہا، "ٹھنڈا"!

اس کے والد نے کہا، "نمبروں کے پاس سرخ لکیر کو دیکھو۔"

بیلی نے کہا، "میرا خیال ہے یہ 80 کہہ رہا ہے۔"

اس کے والد نے کہا، "ٹھیک ہے۔ پانی 80 ڈگری ہے۔"





انہوں نے کہا، "یہ 98.6 کہہ رہا ہے۔"
بلی نے کہا، "یہ تو نارمل (عام درجہ حرارت) ہے۔"
اس کے والد نے کہا، "ہاں، تمہارا درجہ حرارت اتنا ہی رہتا ہے جب تک کہ تم بیمار نہ ہو۔"
بلی نے کہا، "اور پانی صرف 80 پر ہے۔ اس کا مطلب ہے میں پانی سے زیادہ گرم ہوں۔"
بعد میں، بلی اور اس کے والد ٹینک کے پاس گئے۔
بلی نے لمبا تھرمامیٹر پانی میں ڈالا۔
اس نے سرخ لکیر کو دیکھا اور کہا، "70۔"

"اب کیا میں کچھوؤں کا درجہ حرارت ناپ سکتا ہوں ؟"

اس کے والد نے کہا، "ہمارے پاس صحیح قسم کا تھرمامیٹر نہیں ہے۔ میری بات کا یقین کرو، کچھوے بھی تقریباً 70ڈگری پر ہی ہیں۔ ان کچھوؤں کے لیے پانی کا درجہ حرارت دن کے وقت 75 سے 85 کے درمیان ہونا چاہیے اور رات کو 65 سے نیچے نہیں جانا چاہیے۔"

بیلی نے پوچھا، "میں اسے اس طرح کیسے برقرار رکھوں ؟"

اس کے والد نے کہا، "میں بھول گیا ہوں کہ ہم یہ کیسے کرتے تھے۔"

صبح کے وقت بیلی ٹینک کے پاس گیا۔



بیلی نے تھرمامیٹر کو دیکھا اور کہا، "65! میرے کچھوے بھی ضرور 65 پر ہوں گے۔"

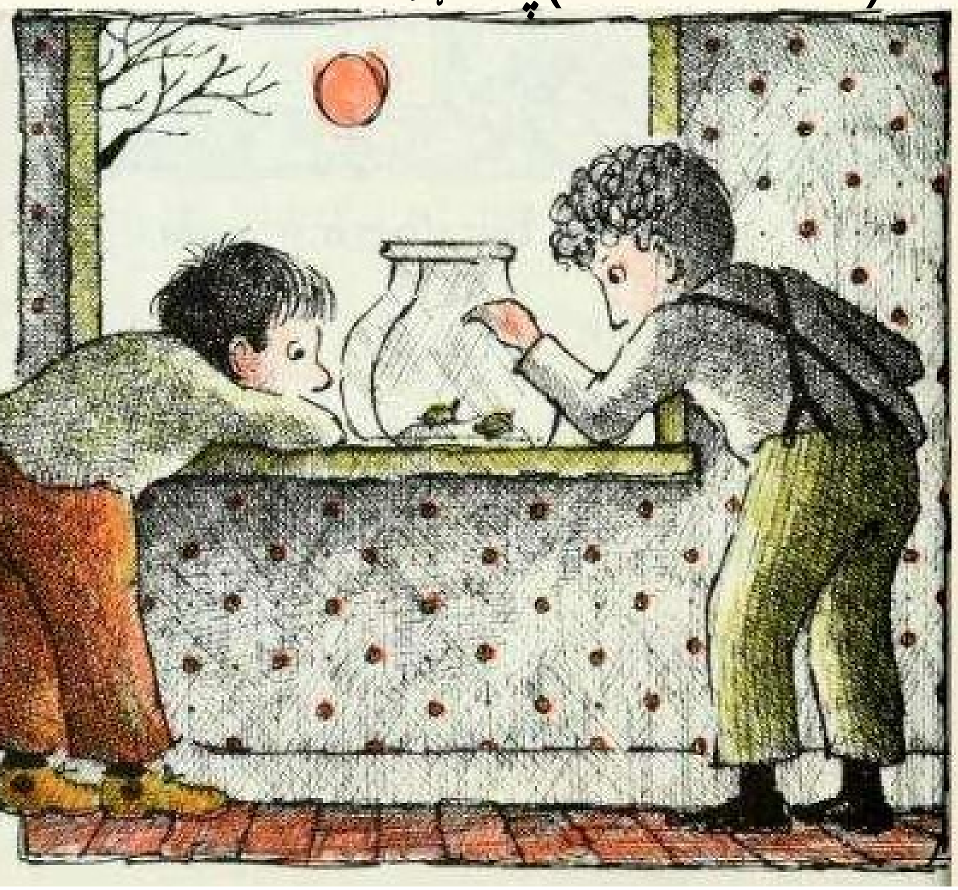
دوپہر کے کھانے کے بعد بیلی نے دوبارہ تھرمامیٹر کو دیکھا اور کہا، "70۔ یہ کافی گرم نہیں ہے۔"

بیلی جیری سے ملنے گیا۔ وہ تھرمامیٹر بھی اپنے ساتھ لے گیا۔

بیلی نے پوچھا، "تمہارے کچھوے کیسے ہیں؟"

جیری نے کہا، "ٹھیک لگ رہے ہیں۔"

جیری کا کچھوے والا کٹورا کھڑکی کی چوکھٹ (windowsill) پر رکھا ہوا تھا۔



دھوپ چمک رہی تھی۔

بیلی نے پوچھا، "کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے کچھوے کتنے گرم ہیں؟"

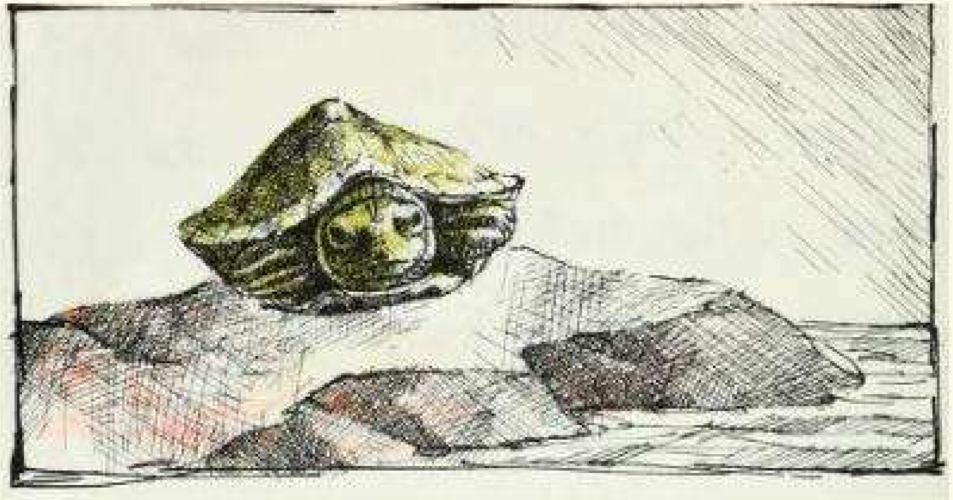
جیری نے پوچھا، "نہیں، کیا تم جانتے ہو؟"

بیلی نے اپنی جیب سے تھرمامیٹر نکالا۔

اس نے اسے پانی میں ڈالا اور کہا، "90! تمہارے کچھوے تقریباً اتنے ہی گرم ہیں جتنے تم ہو۔"

جیری نے پوچھا، "میں کتنا گرم ہوں؟"

بیلی نے کہا، "تم ہمیشہ 98.6 پر ہوتے ہو جب تک کہ تم بیمار نہ ہو۔ لیکن کچھوے کا درجہ حرارت وہی ہوتا ہے جو پانی کا درجہ حرارت ہوتا ہے۔"



"کیا تم جانتے ہو کہ آج صبح میرے کچھوے کتنے ٹھنڈے تھے؟ 65"!

جیری نے پوچھا، "تمہیں کیسے معلوم؟"

بیلی نے کہا، "پانی 65 پر تھا، اور میرے والد کہتے ہیں کہ کچھوے کا درجہ حرارت پانی جتنا ہی ہوتا ہے۔"

جیری نے پوچھا، "تم نے کچھوؤں کا درجہ حرارت کیوں نہیں ناپا؟"

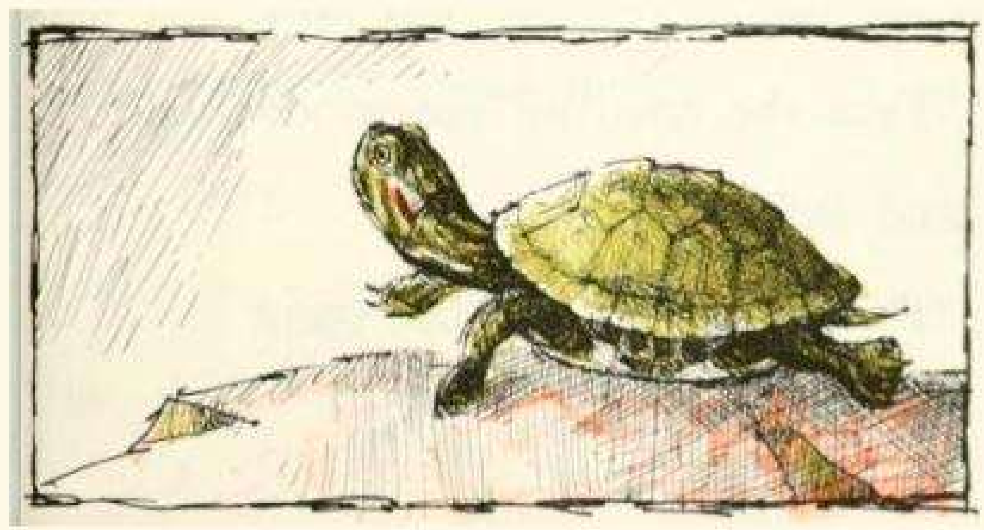
بیلی نے کہا، "کاش میں ناپ سکتا۔"

"لیکن ہمارے پاس صحیح تھرمامیٹر نہیں تھا۔"

جیری نے پوچھا، "ویسے تم یہ کیوں جاننا چاہتے ہو کہ کچھوے کتنے گرم ہیں؟"

بیلی نے کہا، "میرے والد کہتے ہیں کہ یہ کچھوے گرم علاقوں سے آتے ہیں۔ انہیں گرم رکھنا ضروری ہے۔"

جیری نے کہا، "میرے کچھوے گرم ہیں۔ وہ اب 90 پر ہیں۔"





"اور رات کو یہ بہت ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

" جیری نے کہا، "ٹھیک ہے،

میں انہیں ہٹا دوں گا۔

لیکن کیا تمہارے کچھوؤں کا درجہ حرارت

صحیح ہے؟"

بیلی نے کہا، "یہ بہت زیادہ گرم ہے۔ دھوپ پانی کو

بہت زیادہ گرم کر رہی ہے۔ لیکن دیکھنا آج رات کیا

ہوتا ہے۔"

جیری نے کہا، "ٹھیک ہے، اپنا تھرمامیٹر یہیں چھوڑ

جاؤ۔"

اگلی صبح جیری نے تھرمامیٹر کو دیکھا اور چلایا، "55"!

اس نے فون پر بیلی کو بلایا اور کہا، "میرے کچھوے

اب بہت زیادہ ٹھنڈے ہو گئے ہیں۔"

بیلی نے کہا، "کٹورے کو کھڑکی کی چوکھٹ سے ہٹا دو۔

وہاں دن کے وقت پانی بہت گرم ہو جاتا ہے۔"

جیری نے کہا، "چلو پالتو جانوروں کی دکان پر چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ یہ کیسے کرتے ہیں۔"

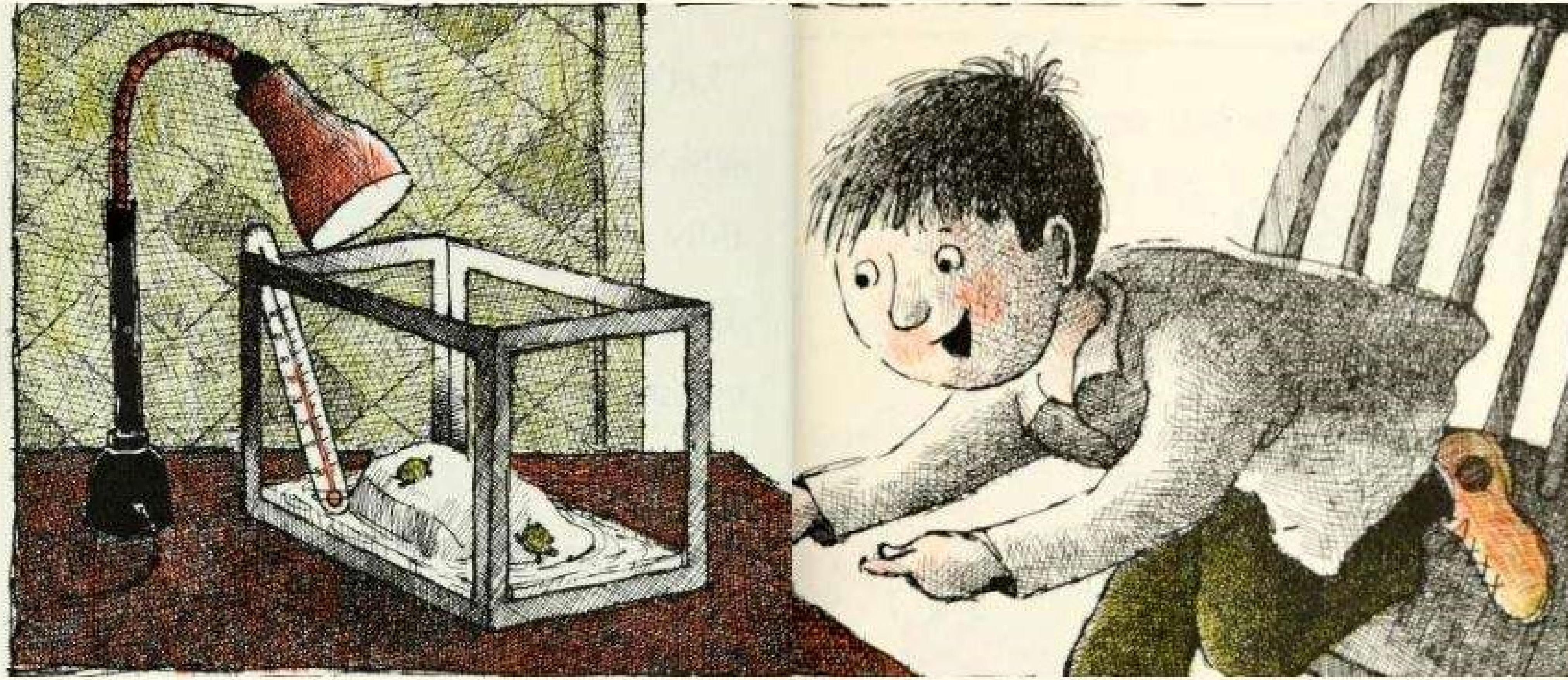
بیلی اور جیری پالتو جانوروں کی دکان پر ملے۔ کچھوے کے ٹینک میں ایک تھرمامیٹر موجود تھا۔ وہ 85 بتا رہا تھا۔



بیلی نے کہا، "نہیں۔ رات کو پانی 65 تک گر جاتا ہے، وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن دن کے وقت یہ صرف 70 تک جاتا ہے، اور وہ بہت ٹھنڈا ہے۔ اس وقت پانی کو 75 اور 85 کے درمیان ہونا چاہیے۔"

جیری نے پوچھا، "تمہیں کیسے معلوم کہ پانی کتنا ہونا چاہیے؟"

بیلی نے کہا، "میرے والد نے مجھے بتایا تھا، لیکن انہیں یاد نہیں آ رہا کہ اسے اس طرح کیسے برقرار رکھا جائے۔"



اس دوپہر بیلی نے اپنے ٹینک کے اوپر ایک لیمپ لگا دیا۔

اس نے تھرمامیٹر پانی میں ڈالا۔

بعد میں اس نے اسے دیکھا اور کہا، "75۔ یہ کام کرگیا"!

جیری نے کہا، "ٹینک میں لگی وہ لائٹ (بلب) ضرور پانی کو گرم رکھ رہی ہوگی۔ ہم اپنے کچھوؤں کے اوپر ایک لائٹ لگا سکتے ہیں۔"

بیلی نے کہا، "میں اسے آزماؤں گا۔"

جیری نے کہا، "میں بھی۔"



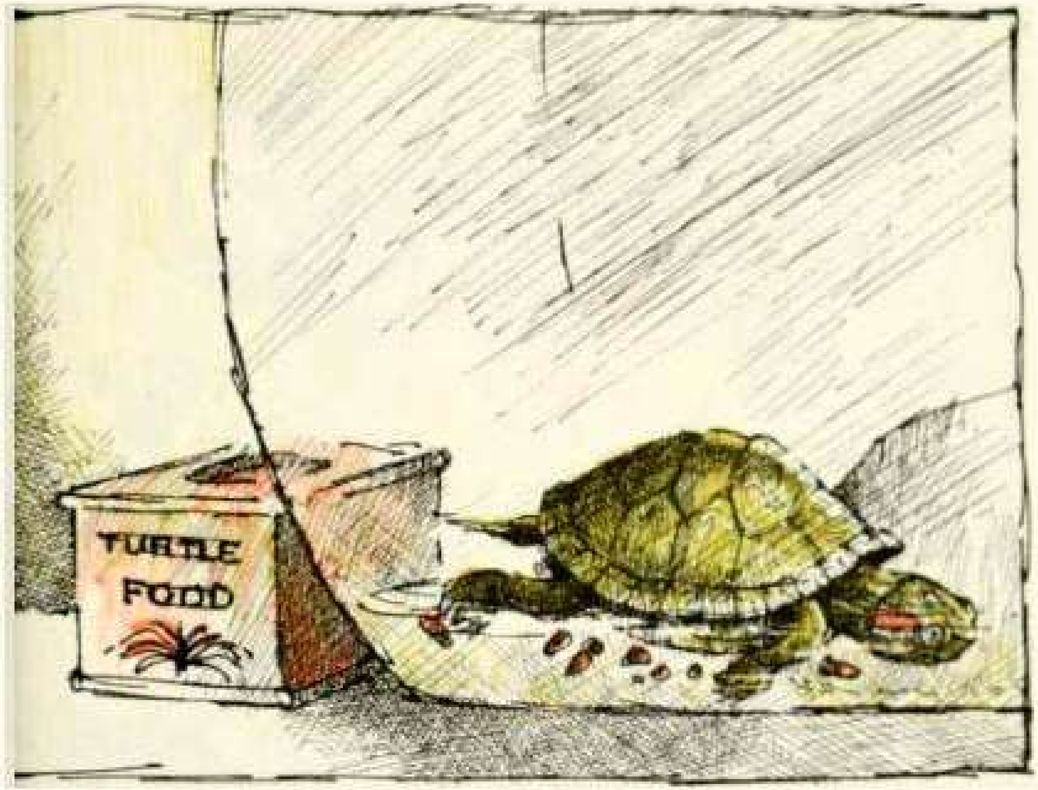
اس نے فون پر جیری کو بلایا اور پوچھا، "کیا تمہارا لیمپ کام کر گیا؟"

جیری نے کہا، "میرا خیال ہے ہاں۔ پانی گرم محسوس ہو رہا ہے۔ لیکن اپنا تھرمامیٹر لے کر آؤ۔"

بلی اپنا تھرمامیٹر جیری کے گھر لے گیا۔ اس نے اسے کچھوے کے کٹورے میں ڈالا اور کہا، "80! یہ لیمپ بہت اچھا کام کرتے ہیں۔ رات کو ہم انہیں بند کر دیا کریں گے۔ لیکن اگر گھر میں بہت زیادہ ٹھنڈ ہو جائے، تو ہم لائٹس کو پوری رات آن رکھ سکتے ہیں۔"

جیری نے کہا، "اچھا خیال ہے"!

اگلے دن جیری نے بیلی کو فون کیا۔
اس نے کہا، "اب ہمارے کچھوے کافی گرم ہیں۔
لیکن کیا اب یہ وقت نہیں ہے کہ ہم انہیں کھانا
کھلائیں؟"
بیلی نے کہا، "ہاں۔" جیری نے کہا،
"میں کچھوے کی خوراک آزمانے لگا ہوں۔"
بیلی نے کہا، "میں مچھلی آزمانے لگا ہوں۔"
جیری نے ڈبے سے کچھوے کی کچھ خوراک نکالی۔
اس نے اسے کچھوے کے کٹورے میں ڈال دیا۔
کچھوے بالکل نہیں ہلے۔
جیری نے ایک کچھوے کو اٹھایا۔ اس نے اسے خوراک
کے قریب رکھا۔




کچھوا دور چلا گیا۔
اس نے دوسرے کچھوے کو اٹھایا۔
اس نے اسے خوراک کے قریب رکھا۔
کچھوے نے اپنے منہ سے خوراک کو چھوا۔
پھر وہ دور چلا گیا۔



جیری وہاں سے چلا گیا۔

وہ ایک گھنٹے بعد واپس آیا۔

وہاں اب بھی چھ ہی ٹکڑے تھے۔

اگلے دن بھی وہاں چھ ہی ٹکڑے تھے۔

کچھوے کچھ نہیں کھا رہے تھے۔



جیری نے سوچا، "اب کیا کروں؟

میں یہاں پورا دن تو نہیں بیٹھ سکتا۔

مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ کچھوؤں نے کھانا کھایا ہے یا نہیں؟

ہاں، مجھے معلوم ہے۔ میں ٹکڑوں کو گن لیتا ہوں۔"

وہاں چھ ٹکڑے تھے۔

جیری بیلی کے گھر گیا۔
اس نے پوچھا، "کیا تمہارے کچھوؤں نے مچھلی کھائی؟"
بیلی نے کہا، "ہاں، مجھے دیکھو، میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ کیسے۔" وہ کچن میں گیا اور ایک رول (ڈبل روٹی) لے آیا۔ اس نے رول کو میز کے کنارے پر رکھا۔ اس نے کہا،
"اب میں ایک کچھوا ہوں۔ میں پانی کے اندر سے آتا ہوں۔ میں اپنے منہ سے رول کو پکڑتا ہوں۔
اب میں ایک ہاتھ سے دھکا دیتا ہوں۔ پھر میں دوسرے ہاتھ سے دھکا دیتا ہوں۔ اب میرے منہ میں رول کا ایک ٹکڑا ہے۔"



"میں اسے نگل لیتا ہوں۔
پھر میں دوبارہ رول کو اپنے منہ میں پکڑتا ہوں اور ایک ہاتھ سے دھکا دیتا ہوں۔"

جیری چلایا، "روکو! بس بہت ہوگیا۔
لیکن سنو، میرے کچھوؤں نے تو کچھ بھی نہیں کھایا۔"
بلی نے کہا، "تو پھر مچھلی آزماؤ۔"
جیری مچھلی کی دکان سے کچھ مچھلی لے آیا۔ اس نے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے۔ اس نے کچھ ٹکڑے کچھوے کے کٹورے میں ڈال دیے۔ ایک کچھوا آگے آیا۔ اس نے اپنے منہ سے مچھلی کو چھوا اور پھر دور چلا گیا۔



دوسرا کچھوا بھی آگے آیا۔ اس نے اپنے منہ سے مچھلی کو چھوا اور پھر دور چلا گیا۔
جیری نے اپنی امی سے پوچھا، "اب میں کیا کروں؟ یہ کچھوے تو مچھلی بھی نہیں کھا رہے"!
اس کی امی نے کہا، "خیر، مچھلی کو باہر نکال دو۔ اگر یہ زیادہ دیر وہاں رہی تو پانی میں بو پیدا ہو جائے گی۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو میں جانتی ہوں۔"



اس نے پوچھا، "میں کیا کروں بیلی؟ میرے کچھوے کچھ بھی نہیں کھا رہے"!

بیلی نے کہا، "چلو چڑیا گھر (ZOO) فون کرتے ہیں۔ وہاں بہت سارے کچھوے ہیں۔ وہ جانتے ہوں گے کہ کیا کرنا ہے۔"

بیلی نے اپنی امی سے چڑیا گھر فون کرنے کو کہا۔

جیری نے کہا، "براہِ کرم مجھے بات کرنے دیں۔" بیلی کی امی نے کہا، "ٹھیک ہے۔"



اگلے دن جیری نے قیمہ (پیسا ہوا گوشت) آزمایا۔ کچھوؤں نے وہ بھی نہیں کھایا۔ پھر اس نے کیلے کا ایک ٹکڑا آزمایا۔ کچھوؤں نے وہ بھی نہیں کھایا۔ ہر بار وہ نہ کھایا ہوا کھانا باہر نکال دیتا تھا۔ وہ کچھوے کے کٹورے کو صاف رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے کچھوے کچھ نہیں کھا رہے تھے۔ جیری بیلی سے ملنے گیا۔

انہوں نے چڑیا گھر فون کیا۔ انہوں نے کہا، "کیا میری بات کسی ایسے شخص سے ہو سکتی ہے جو کچھوؤں کے بارے میں جانتا ہو؟" پھر انہوں نے فون جیری کو دے دیا۔

جیری نے کہا، "ہیلو، کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ میرے کچھوے کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہے؟" اس نے بات سنی۔

جب جیری نے فون بند کیا، تو بیلی نے پوچھا، "انہوں نے کیا کہا؟" جیری نے بتایا، "اس آدمی نے کہا ہے کہ زندہ کیڑے (liveworms) آزماؤ۔ اس نے کہا کہ میں انہیں پالتو جانوروں کی دکان سے لا سکتا ہوں۔"



بیلی نے کہا، "تم سیدھے گھر جاؤ، میں بس ایک منٹ میں وہاں پہنچتا ہوں۔"

چند منٹوں میں جیری کے گھر کی گھنٹی بجی۔ وہ بیلی تھا۔



اس نے کہا، "یہ تمہارے لیے ایک تحفہ ہے۔" اس نے کاغذ کے کپ کا ڈھکن ہٹایا۔

اندر چھوٹے چھوٹے سرخ کیڑے تھے۔

بیلی نے کہا، "کچھ آزما کر دیکھو۔" جیری نے کٹورے میں چند کیڑے ڈال دیے۔

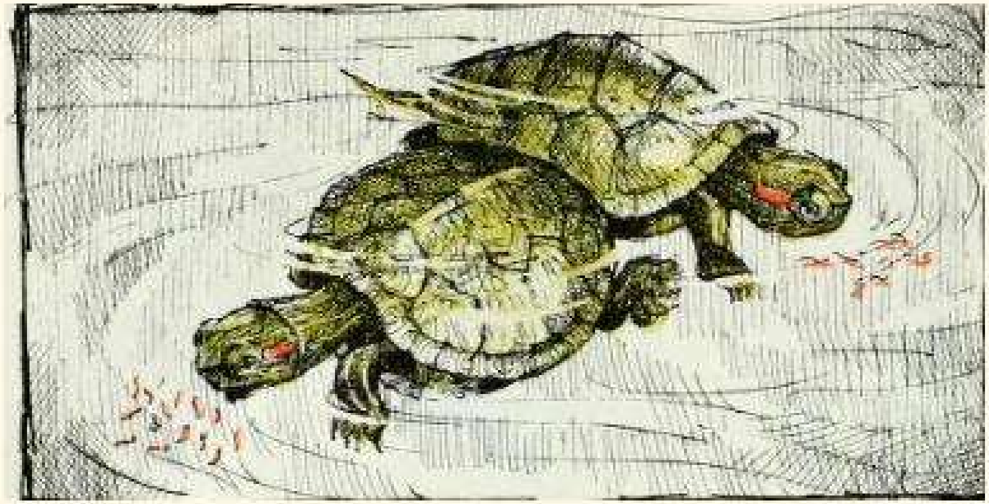
جیری اور بیلی خاموشی سے بیٹھ گئے۔

ایک کچھوا حرکت کر رہا تھا۔ اس کی لمبی گردن اس کے خول سے باہر نکلی۔ وہ رکا۔ پھر اس کا منہ کھلا اور، چٹ! ایک کیڑا غائب ہو گیا۔

کچھوا آگے بڑھا۔ چٹ! دوسرا کیڑا بھی غائب ہو گیا۔



اس نے انہیں مچھلی دی۔ انھوں نے وہ کھالی۔
اس نے انہیں گوشت دیا۔ انھوں نے وہ بھی کھالیا۔
اس نے اپنی امی سے کہا، "میرے کچھوے اب سب کچھ
کھا رہے ہیں"!

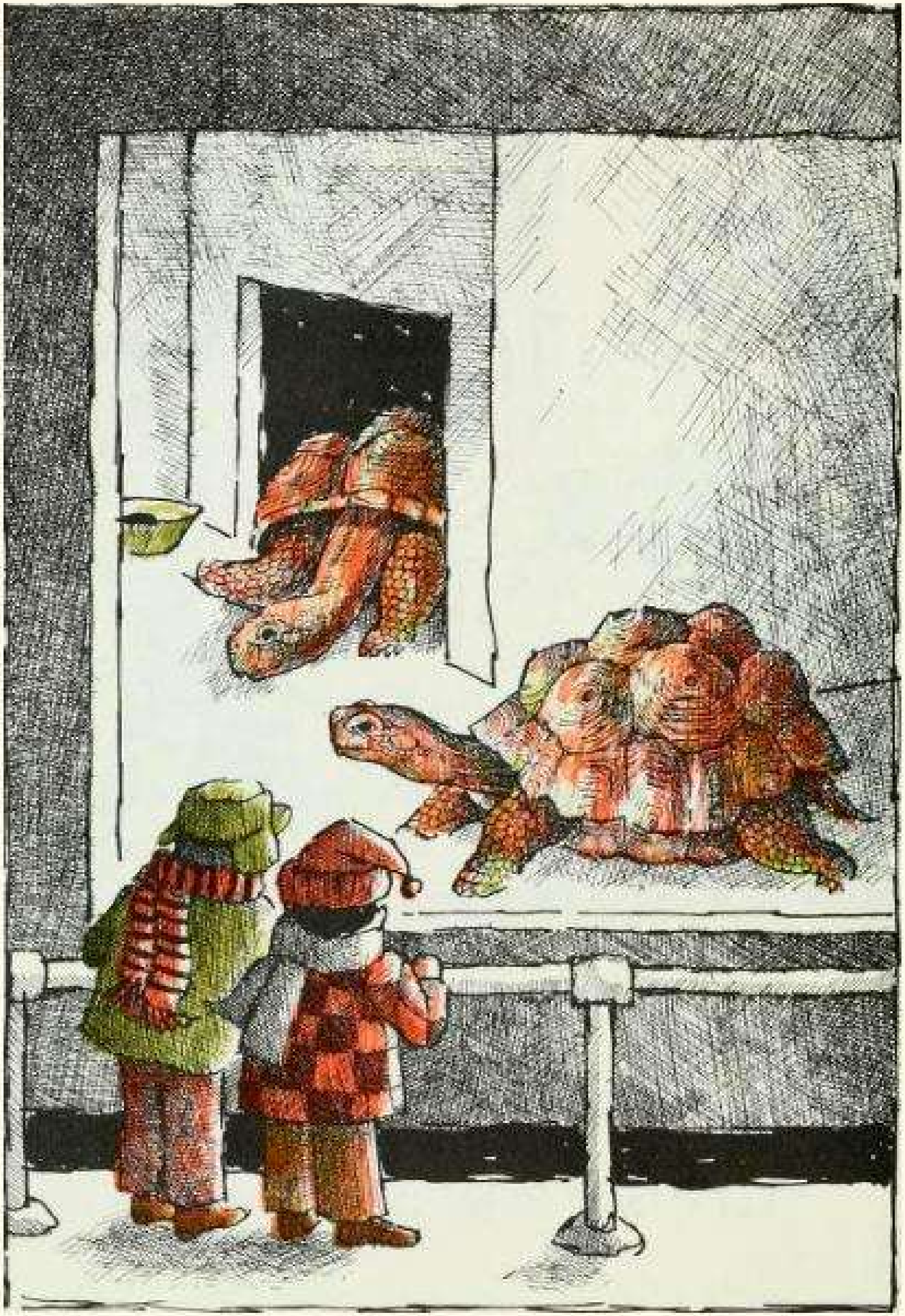


بلی اور جیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔
جیری چلایا، "یہ کام کر رہا ہے! یہ کام کر رہا ہے! میری
پریشانیاں ختم ہو گئیں۔"
ایک ہفتے تک جیری اپنے کچھوؤں کو کیڑے دیتا رہا۔ وہ
ہر ایک کیڑے کو کھا جاتے تھے۔
پھر اس نے انہیں کھانے کے لیے دوسری چیزیں دینا
شروع کر دیں۔

اس کی امی نے کہا، "تمہیں چڑیا گھر والے آدمی کو فون کر کے
اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔"
جیری نے کہا، "براہِ کرم میرے لیے فون ملا دیں۔
" اس کی امی نے چڑیا گھر فون کیا۔ انہوں نے کچھوؤں کے
نگہبان (keeper) سے بات کرانے کو کہا۔
جیری نے کہا، "ہیلو، میں جیری بات کر رہا ہوں۔
یاد ہے؟ میں نے آپ کو اپنے کچھوؤں کے بارے میں
فون کیا تھا۔ آپ نے مجھے انہیں کیڑے دینے کو کہا تھا،
تو وہ طریقہ کام کر گیا۔ اب میرے کچھوے سب کچھ
کھا رہے ہیں۔
" وہ اپنی امی کی طرف مڑا اور بولا، "چڑیا گھر والے
آدمی نے کہا ہے کہ آؤ اور ہمارے کچھوے دیکھو۔"



اس کی امی نے کہا، "ہم اتوار کو جائیں گے۔"
جیری نے کہا، "چلو بیلی کو بھی ساتھ لے چلتے
ہیں۔"



اتوار کے دن، بیلی اور جیری چڑیا گھر گئے۔
انہوں نے کچھوؤں کا گھر ڈھونڈ لیا۔
انہوں نے کچھوؤں کے نگھبان سے ملنے کو کہا۔
جیری نے کہا، "انہیں بتانا کہ جیری آیا ہے۔" ایک آدمی
باہر آیا۔ اس نے پوچھا، "جیری کون سا ہے؟" جیری نے
کہا، "میں یہاں ہوں۔ اور یہ بیلی ہے۔
اس کے پاس بھی کچھوے ہیں۔"

کچھوؤں کے نگہبان نے کہا، "کچھ کھا لیتے ہیں۔ لیکن ڈبے میں موجود خوراک زیادہ تر خشک مکھیاں ہوتی ہیں۔ کچھوؤں کو اس سے زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم اپنے چھوٹے کچھوؤں کو مچھلی، جس کے چھوٹے ٹکڑے کیے گئے ہوں، اور قیمہ دیتے ہیں۔ یہ کچھوؤں کا ایک اچھا کھانا بنتا ہے۔ ہم انہیں ہفتے میں تین بار یہ کھانا دیتے ہیں۔"

بیلی نے کہا، "میں بھی یہی کرنے لگا ہوں۔"

جیری نے کہا، "میں بھی۔"




اس آدمی نے کہا، "مجھے خوشی ہے کہ تمہارے کچھوے اب کھانا کھا رہے ہیں۔"

جیری نے کہا، "میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کچھوے ڈبے والی کچھوؤں کی خوراک کیوں نہیں کھاتے؟"



اس آدمی نے کہا، "فائیو اینڈ ٹین (سستی اشیاء کی دکان) سے۔ مچھلی کے جگر کا تھوڑا سا تیل(codliveroil) بھی مدد کرتا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے، وٹامنز۔" بیلی اور جیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر کچھوؤں کے نگھبان نے کہا، "کیوں نہ تم دونوں میرے لیے ایک کام کرو؟"

اور نگھبان نے مزید کہا، "اور ویسے، ہم گوشت میں ہڈیوں کا چورا(bonemeal) بھی ملاتے ہیں۔" جیری نے پوچھا، "وہ کس لیے ہوتا ہے؟" اس آدمی نے کہا، "خول(shell) کو بڑھنے میں مدد دینے کے لیے۔" جیری نے پوچھا، "ہمیں یہ کہاں سے مل سکتا ہے؟"

"جیری، تم اپنے کچھوؤں کو یہ کھانا دو اور گوشت میں ایک چٹکی ہڈیوں کا چورا ملاؤ۔

بیلی، تم بھی یہی کرو۔ لیکن ہفتے میں ایک بار گوشت میں مچھلی کے جگر کے تیل کا ایک قطرہ ڈالو۔"

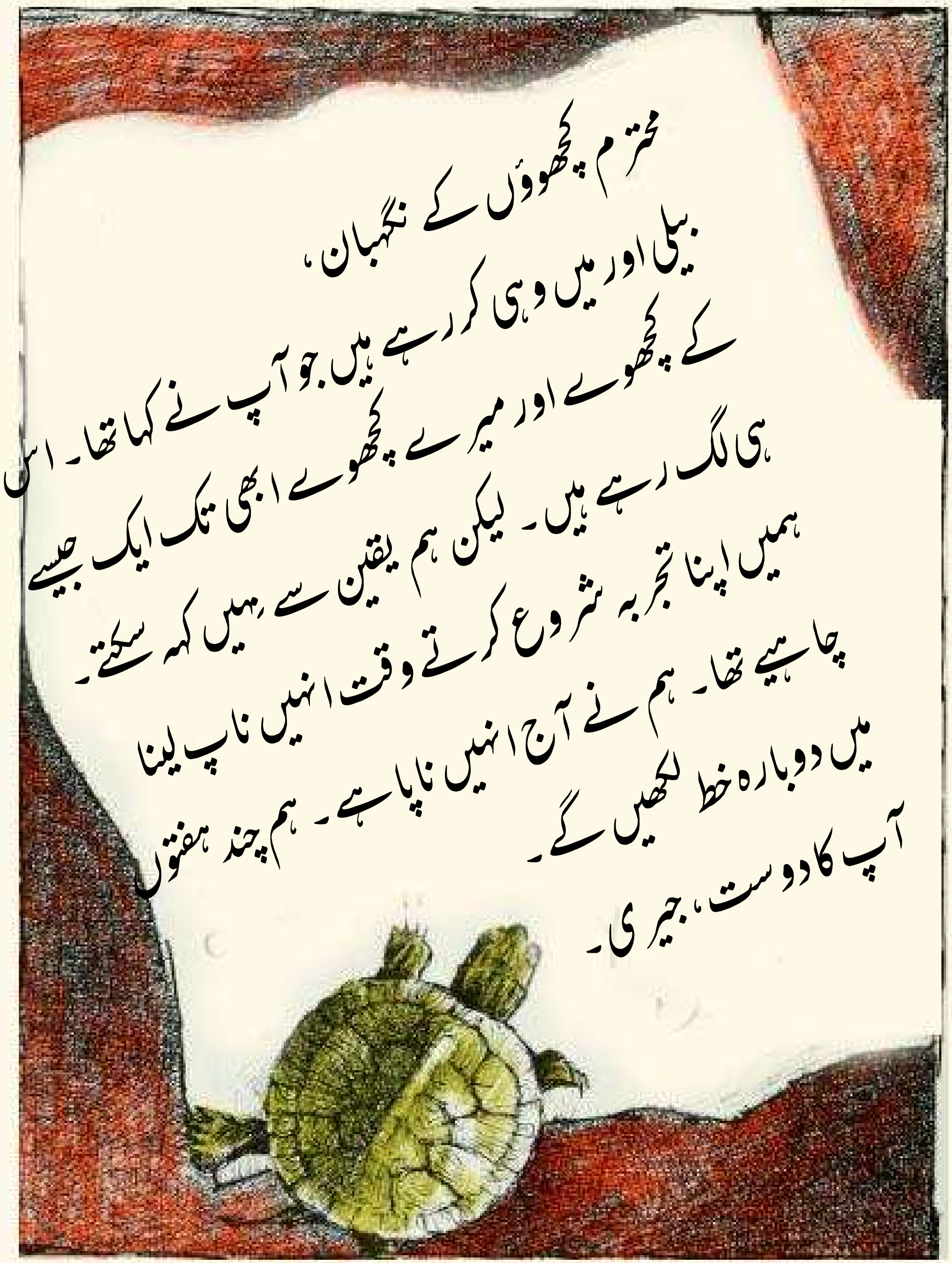
بیلی اور جیری خاموش ہو گئے۔

پھر بیلی نے پوچھا، "کیا یہ ایک تجربہ (experiment) ہے؟" نگہبان نے کہا، "ہاں، مجھے بتانا کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے، ٹھیک ہے؟"

ایک مہینے بعد جیری نے کچھوؤں کے نگہبان کو ایک خط لکھا۔



خط میں لکھا تھا:




## کہانی کا اختتام